جلد ۵۲/۱۷ | ۲۶ امان ۱۳۴۲ ہش | ۲۹ شوال ۱۳۸۲ھ | ۲۶ مارچ ۱۹۶۳ء | نمبر ۷۱

جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں کی منظوری۔ تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق اہم مشورے

ربوہ ۲۵ مارچ۔ جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت جو یہاں مورخہ ۲۲ مارچ بروز جمعہ ساڑھے چار بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی تین روز جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۴ مارچ کو ۲ بجے بعد دوپہر کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی۔ سال گزشتہ کی طرح امسال بھی مجلس مشاورت کی پوری کارروائی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صدارت میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ تین دنوں میں مجلس شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے۔ جن میں اہم تربیتی اور تنظیمی امور سے متعلق مختلف سب کمیٹیوں کی رپورٹوں کی روشنی میں نمائندگان نے ضروری مشورے دیئے۔ اور معین سفارشات کی شکل میں کثرت آراء سے بعض اہم فیصلے کئے جو بغرض منظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ تربیتی اور تنظیمی امور کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے سالانہ بجٹوں پر بھی تفصیلی بحث ہوئی۔ چنانچہ مجلس شوریٰ کی طرف سے نئے سال (۶۴-۱۹۶۳ء) کے دوران صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے لئے علی الترتیب ۲۶,۷۸,۷۷۸ روپے اور ۳۰,۴۸,۳۰۰ روپے کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور کئے جانے کی متفقہ طور پر سفارش کی گئی۔

مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں نمائندگان کو باہم ایک دوسرے کے مشورہ سے مستفید ہونے کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی زرّیں ہدایات اور روح پرور ارشادات سے بھی فیضیاب ہونے کا موقعہ ملا۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے شوریٰ کے چاروں اجلاسوں میں جو مجموعی طور پر پندرہ گھنٹے تک جاری رہے۔ اہم امور اور تجاویز پر بحث کے دوران نمائندگان سے متعدد بار خطاب فرمایا۔ اور انہیں بیش قیمت اور زرّیں ہدایات سے نوازا۔ جو جملہ سامعین کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ ۲۴ مارچ کو شوریٰ کے اختتام پر بھی حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے نمائندگان سے ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور روح پرور خطاب فرمایا۔ جس کے بعد آپ نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کی چوالیسویں مجلس مشاورت جو مورخہ ۲۲ مارچ کو ۴½ بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے شروع ہوئی تھی مورخہ ۲۴ مارچ کو ۲ بجے بعد دوپہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوئی۔

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

پاکستان کی ترقی اور استحکام کیلئے دعائیں۔ اہم عمارتوں اور بازاروں میں چراغاں

ربوہ ۲۵ مارچ۔ یہاں مورخہ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ مساجد میں پاکستان کی سلامتی اور ترقی و استحکام کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ سورج طلوع ہونے کے بعد صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر، ٹاؤن کمیٹی اور بعض دیگر عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ رات کو تمام اہم عمارتوں بازار کی دوکانوں اور مکانوں پر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ساتھ چراغاں کیا گیا۔ (باقی دیکھیں ص ۸ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ مارچ بوقت ½۷ بجے صبح

پرسوں حضور کو دوپہر کے وقت بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اور کل حضور کو دانت میں درد کی وجہ سے بے چینی رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت میں کچھ بے چینی اور کوفت ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

ربوہ ۲۵ مارچ۔ لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مکرم چوہدری محمد نفی صاحب بیرسٹر کی حالت یوں تو نیم بیہوشی کے بعد جو صحت مند تغیر شروع ہوا تھا اس میں ٹھہراؤ کی کیفیت ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۵ مارچ۔ بہت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ (حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب مرحوم کل مورخہ ۲۴ مارچ بروز اتوار سوا تین بجے بعد دوپہر قریباً ۹۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان اور مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ کی نانی مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ اسکنڈے نیویا کی دادی اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی خوشدامن تھیں۔

نماز جنازہ آج مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۶۳ء کو بعد نماز ظہر ادا کی جائے گی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے۔ اور آپ کے افراد خاندان اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۳ء

کیا مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے قیام پاکستان کی حمایت کی تھی؟

بجائے اس کے کہ مودودی صاحب اور ان کے حلقہ بگوش احراریوں اور کانگرسی مسلمانوں کی طرح کھلم کھلا اعتراف کرلیں کہ وہ قیام پاکستان کے مخالف تھے جب ان کو ان کی تصویر مودودی صاحب کی ماضی کی تحریروں کے آئینہ میں دکھائی جاتی ہے جو ان کے چہروں کا صحیح عکس ابھارتی ہیں تو چیں بجبیں ہوتے ہیں۔

سوال تو یہ ہے کہ کیا مودودی صاحب اور اسکی جماعت قیام پاکستان کے حق میں تھی۔ مگر بجائے سیدھی طرح ہاں یا ناں میں جواب دینے کے سینکڑوں پیچ و بل کھا کر یہ جواب دیا جاتا ہے کہ ہم نظام اسلامی کو بروئے کار لانے کے مدعی ہیں۔ یہ اسی طرح کی بات ہے جیسے کہتے ہیں کہ ایک ملکہ فرانس کو انقلابیوں کے مظاہرہ پر جب بتایا گیا کہ یہ ہجوم روٹی مانگتا ہے تو وہ نہایت سادگی سے کہنے لگی "اگر روٹی نہیں ملتی تو یہ لوگ کیک کیوں نہیں کھا لیتے"۔

پوچھا تو یہ جاتا ہے کہ جب مسلمان پاکستان کی روٹی کا مطالبہ کر رہے تھے اس وقت مودودی صاحب نے ان کے مطالبہ کی تائید نہیں کی تو جواب دیا جاتا ہے کہ مودودی صاحب ان کیلئے کیک تیار کرنا چاہتے تھے۔

سوال تو اس وقت یہ تھا کہ مسلمان انگریز اور ہندو کی چکی کے دو پاٹوں میں پسے جا رہے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ اصلی اور بڑے پکے مسلمان تھے بلکہ صرف اسلئے کہ ان کے نام مسلمانوں کے سے تھے۔ انگریز اور ہندو یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ مسلمان کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اور حقیقت میں مسلمان ہے بھی یا نہیں۔ وہ تو صرف یہ دیکھتے تھے کہ اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے اس لئے اس کو مٹا دو۔ کسی سرکاری محکمہ میں اسکو آگے نہ آنے دو۔ تجارت میں، صنعت و حرفت میں۔ الغرض معاشرہ کے کسی میدان میں ہر شخص جس کا نام مسلمانوں کا سا ہے پنپنے نہ پائے۔ یہ ہر جگہ ہو رہا تھا۔ یہ ہر طرف ہو رہا تھا مسلمانوں کی زندگی تنگ ہو چکی تھی۔ کہیں اسی کو سر اٹھانے کی اجازت نہیں تھی۔ یہ تھی اصل وجہ جس کیلئے ایسے لوگوں کے لئے جن کا نام مسلمانوں کا سا تھا ایک علیحدہ وطن درکار تھا۔ یہ تحریک تھی جو اس وقت ان لوگوں کے سامنے تھی جنہوں نے قائد اعظم کی مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی تھی جس کے لئے دو قومی نظریہ کو بنیاد بنا کر جدا وطن کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ خواہ نظام اسلام کے مقابلہ میں یہ مقصد کتنا بھی چھوٹا ہو مگر کیا یہ کوئی مقصد نہ تھا۔ ایسے وقت میں مودودی صاحب نے اگر خاموشی اختیار کی ہوتی تو پھر بھی کوئی بات تھی مگر آپ نے ڈنکے کی چوٹ اس مطالبہ کا مضحکہ اڑایا اور کہا کہ ارے یہ تو صرف روٹی کا سوال ہے۔ ہم ایسے پست خیال نہیں ہیں کہ ایسے لوگوں کا ساتھ دیں ہم تو انہیں کیک ہی کھلائیں گے خواہ ہم نے خود بھی کبھی کیک کی شکل نہیں دیکھی۔

چنانچہ آپ نے اپنے خیالی کیک کی دعوت کے لئے ایک دعوت نامہ "سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ" نہایت دھڑلے سے جاری کیا اور مسلمانوں سے کہا کہ تم پاگل ہو گئے ہو سوکھی روٹی کے لئے مرے جاتے ہو۔ انگریز اور ہندو تمہیں مٹانا چاہتا ہے تو مٹ جاؤ کیک کے تصور میں مٹو گے تو سیدھے فردوس پہنچ جاؤ گے۔

سوال یہ نہیں تھا کہ مسلمان سچے ہیں یا نہیں۔ مسلمانوں کو سچا مسلمان بنانے کی کوئی تحریک بے شک مستحسن ہے۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ مودودی صاحب نے اپنے نقطہ نظر سے کوئی غلط راستہ اختیار کیا تھا؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیا مودودی صاحب نے قیام پاکستان کی حمایت کی تھی؟ سوال جواب پوچھا جا رہا ہے وہ یہی ہے۔ اس وقت مسلمانوں کے سامنے سوال یہ نہیں تھا کہ اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا کیا طریق کار تھا بلکہ سوال یہ تھا کہ یہ انبوہ عظیم جس کو دشمن مسلمان سمجھ کر چکی میں پیس رہا ہے اس کو علیحدہ وطن کی ضرورت ہے یا نہیں۔ سوال ہرگز یہ نہیں تھا کہ اسلامی نظام کس طرح قائم کیا جائے بلکہ سوال یہ تھا کہ غلام رسول۔ غلام نبی۔ عبداللہ۔ عبدالکریم۔ ڈھونڈا۔ فتحا۔ مہتا وغیرہ کہلانے والے لوگوں کو انگریز اور ہندو کے شکنجہ سے کس طرح نکالا جائے۔ اگر عین کفار کے ساتھ جنگ کے موقع پر عبداللہ بن ابی مہاجر و انصار کا سوال اٹھا دے اور ان کو ایک دوسرے کے مخالف کھڑا کر دے تو دونوں میں سے خواہ مہاجر صداقت پر ہوں یا انصار اس کا فیصلہ کرنے کے لئے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے اور کفار کے ساتھ جنگ کو بھول جاتے تو کیا یہ ٹھیک ہوتا۔ اس وقت سوال ہزار میں سے ہزار مسلمانوں کو دشمن سے بچانے کا تھا نہ کہ اصلی اور نسلی کی تفریق کو ابھار کر مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کا۔ آخر مودودی صاحب کے نزدیک بھی ہزار میں سے صرف ۹۹۹ گو محض نسلی مسلمان تھے کم سے کم ہزار میں سے ایک تو ان کے نزدیک بھی اصلی مسلمان تھا۔ اصلی بھی نسلی میں ہی ملے ہوئے تھے۔ اب کیا اصلی مسلمانوں کا یہ کام تھا کہ جب دشمن اصلی اور نسلی کا کوئی امتیاز کئے بغیر سب کو مٹا دینا چاہتا ہو تو ہزار کے ہزار مٹ جائیں کیونکہ ان میں سے ۹۹۹ صرف نسلی مسلمان تھے کیا ہزار میں سے ایک اصلی مسلمان کا اس وقت یہ فرض نہیں تھا کہ وہ بھی ۹۹۹ نسلی مسلمانوں کے ساتھ مل کر سب اصلی اور نسلی ہزار کے ہزار مسلمانوں کو بچائے۔

آپ مودودی صاحب کا کتابچہ سیاسی کشمکش حصہ سوم کو پڑھئے۔ یہ اس وقت لکھا گیا تھا جب تمام اصلی اور نسلی مسلمانوں کے مٹنے کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے مسلمان قیام پاکستان کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آپ اس کتابچہ کو پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ قیام پاکستان کی تحریک کو اس سے بڑھ کر نقصان پہنچانے والی تحریر کسی بڑے سے بڑے دشمن پاکستان نے بھی شائع نہیں کی تھی۔ خواہ مودودی صاحب کی نیت کچھ بھی ہو ایسے وقت میں ایسے کتابچہ کا شائع کرنے کا نتیجہ ایک ہی ہو سکتا تھا کہ اصلی اور نسلی مسلمان کا جھگڑا اٹھا کر پاکستان کے راستہ میں روک پیدا کی جائے وہ تو خدا کا فضل ہوا کانگرسی اور احراری مسلمانوں کی طرح مودودی صاحب بھی ناکام رہے ورنہ مودودی صاحب کا یہ فعل ایسا ہی تھا جیسا کہ عین جنگ کے دوران لشکر سے ایک گروہ علیحدہ ہو جائے اور لشکر کو کمزور کر دے۔

ان باتوں پر غور کیجئے اور بتایئے کہ کیا یہ پرلے درجہ کی دیدہ دلیری نہیں ہے؟ کہ یہ کہا جائے کہ مودودی صاحب نے قیام پاکستان کی مخالفت نہیں کی تھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مودودی صاحب نے مار آستین کا کام کیا تھا۔ کانگرسی اور احراری مسلمان تو کھلم کھلا علی الاعلان مخالفین کی صفوں میں تھے ان کا وجود اتنا خطرناک نہیں تھا جتنا مودودی صاحب کا کہ یہ حضرت اندر سے ہی مسلمانوں کی جڑ کاٹنے کی کوشش میں مصروف تھے اور اس وقت دشمن کو کمک پہنچا رہے تھے جب ضرورت تھی کہ ہر مسلمان ایک محاذ پر جمع ہو کر مقابلہ کرے۔

سیاسی کشمکش حصہ سوم کا ایک ایک لفظ تحریک پاکستان کے خلاف ہے کیونکہ مودودی صاحب کے نزدیک نسلی مسلمانوں کے لئے کسی وطن کا مطالبہ کوئی اسلامی مطالبہ ہے ہی نہیں نہ یہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا طریق ہے وجہ کچھ بھی ہو۔ وجہ اعلےٰ تھی یا پست اس سے کوئی واسطہ نہیں یہاں وجہ کا سوال ہی نہیں کہ مودودی صاحب نے کس وجہ سے پاکستانی تحریک کی مخالفت کی تھی سوال تو صرف مخالفت کا ہے۔ کس وجہ سے کی تھی مخالفت کی تھی یا نہیں؟ اگر تم اپنے نظریہ میں سچے ہو تو صاف لفظوں میں مخالفت کا اعتراف کرو اور کہو کہ ہاں ہم نے مخالفت کی تھی ورنہ مخالفت کے انکار سے تو تم کانگرسی اور احراری مسلمانوں سے بھی گئے گزرے ثابت ہوتے ہو۔ احراریوں نے خواہ کس وجہ سے کیا یہ تو اعتراف کر لیا کہ انہوں نے مخالفت کی تھی وہ بھی تو حکومت الٰہیہ کا ہی نعرہ لگاتے تھے اور تقریباً وہی عذرات پیش کرتے تھے جن کو مودودی صاحب نے ذرا انشا پردازانہ انداز میں پیش کیا۔ تم کیوں شرم کرتے ہو۔ کہو اور زور سے کہو ہاں ہاں ہم نے مخالفت کی تھی؟ احراریوں کی طرح اپنی غلطی کو مانو یا نہ مانو یہ الگ بات ہے مگر احراریوں کی طرح مخالفت کا صاف صاف اقرار تو کرو۔ مگر یاد رکھو خواہ مودودی صاحب کا اپنا نظریہ اسلام کے نقطہ نظر سے کتنا بھی اعلےٰ کیوں نہ ہو یہ بات پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ خون کے حروف سے لکھی جائیگی کہ مودودی صاحب نے ہزار میں سے ہزار مسلمانوں سے اس وقت غداری کی جب وہ ایک نہایت طاقتور دشمنوں سے زندگی اور موت کی لڑائی لڑ رہے تھے۔

تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ

ختم نبوت کی زندہ حقیقت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا نظریہ ہی اسلامی علمی اور افادی حقائق پر مبنی ہے

حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربی کا عقیدہ

اس قسم کی تشریح اور توضیح اسلام کے دسطی زمانہ میں ایک بہت بڑے بزرگ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے بھی کی ہے اور انہوں نے بڑی صراحت اور تکرار سے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف شریعت والی نبوت بند ہے۔ عام نبوت کا دروازہ ہرگز بند نہیں۔ آج سے ساڑھے سات سو سال پہلے کے یہ بزرگ لکھتے ہیں۔

فان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لامقامھا فلا شرع یکون ناسخا لشرعہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی حکمہ شرعاً اخر وھذا معنی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی ای لانبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان تحت حکم شریعتی الخ

وہ نبوت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے پر منقطع ہوئی وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس اب کوئی شرع نہ ہوگی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شرع کی ناسخ ہو۔ اور نہ آپ کی شرع میں کوئی حکم بڑھانے والی شرع ہوگی اور یہی معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے ہیں کہ

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی۔

یعنی مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس قول سے یہ ہے کہ اب ایسا کوئی نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت

(۴)

پر ہو۔ بلکہ جب کبھی کوئی نبی ہوگا۔ تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۳ مطبوعہ مصر)

پھر اسی بزرگ نے اس کتاب میں فرمایا

فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ ولھذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لانبی بعدہ (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ سوال ۲۶ صفحہ ۵۸)

پس نبوت کلی طور پر نہیں اٹھی۔ اس لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف تشریعی نبوت اٹھی ہے۔ اور یہی معنی حدیث لانبی بعدی کے ہیں۔

پھر حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربی اسی مضمون کے متعلق اسی کتاب میں فرماتے ہیں،

فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوۃ (ایضاً باب ۷۳ سوال ۸۲ صفحہ ۹۰)

یعنی نبوت دنیا میں قیامت کے دن تک جاری ہے۔ اگرچہ شریعت کا نزول ختم ہو چکا ہے۔ پس شریعت نبوت کے اجزا میں سے ایک جزو ہے۔

حضرت امام طاہر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

ان کے بعد ایک اور ممتاز بزرگ حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پیش کرتا ہوں جنہیں اپنے زمانہ کا امام مانا جاتا ہے۔ اور جن کی کتاب مجمع البحار حدیث کی لغت میں ایک بڑے پائے کی کتاب تسلیم کی گئی ہے آپ لکھتے ہیں۔

عن عائشۃ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولاتقولوا لانبی بعدہ وھذا ناظر الی نزول عیسیٰ وھذا ایضاً لاینافی حدیث لانبی بعدی لانہ اراد لانبی ینسخ شرعہ۔

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ فرمایا ہے کہ لوگو تم یہ تو کہا کرو کہ آپ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ بات حضرت عیسےٰ کے نزول کے پیش نظر کہی گئی ہے۔ اور یہ قول حدیث لانبی بعدی کے خلاف نہیں کیونکہ اس حدیث سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ منشاء تھا کہ میرے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا جو میری شریعت کو منسوخ کرے مطلقاً نبوت کا بند ہونا مراد نہیں تھا۔ (تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

حضرت امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد ختم نبوت کی حقیقت کے سلسلہ میں بہت واضح ہے اور صرف یہ ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت والی نبوت کا دروازہ ہی بند ہے۔ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند نہیں۔ دوسرے یہ کہ اسلام میں جس مسیح موعود کے آنے کی پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کا تابع ہوگا۔ اور اس کا آنا حدیث لانبی بعدی کے منشاء کے خلاف نہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کا عقیدہ

اسی طرح گیارھویں صدی ہجری میں اس صدی کی سب سے بڑی شخصیت حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"حصول کمالات نبوت مرتابعان را بطریق تبعیت و وراثت بعد از بعثت خاتم الرسل علیہ وعلی جمیع الانبیاء والرسل الصلوات والتحیات منافی خاتمیت او نیست علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام فلاتکن من الممترین۔"

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لئے آپ کی پیروی میں اور آپ کے روحانی ورثہ کے طور پر نبوت کے کمالات کا حاصل کرنا آپ کی ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے پس تم اس معاملے میں ہرگز شک کرنے والے لوگوں میں سے مت ہو" (مکتوبات امام ربانی جلد ا مکتوب ۳۰۱ صفحہ ۴۳۲)

ختم نبوت کی حقیقت کے سلسلہ میں جو نظریہ جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے کیا یہ نظریہ وہی نظریہ نہیں ہے جو ان بزرگوں نے پیش کیا۔ کیا ہم اس کے سوا اور کچھ کہتے ہیں؟

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

پھر بارھویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جن کے وسیع علم وفضل کا اعتراف عالم اسلام کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

ختم بہ النبیون ای لایوجد بعدہ من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں ہو سکتا۔ جسے خدا تعالیٰ کوئی نئی شریعت دیکر مبعوث کرے (تفہیمات الٰہیہ جلد دوم صفحہ ۷۲-۷۳، تفہیم صفحہ ۵۵)

حضرت شاہ صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جس چیز کا دروازہ بند قرار دیتے ہیں وہ صرف نئی شریعت کا نزول ہے۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جو ہماری طرف سے ختم نبوت کی پیش کی جاتی ہے۔ کہ اب نئی شریعت کا نزول بند ہو چکا ہے۔ اور کوئی ایسا نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو چھوڑ کر نئی شریعت کا اجرا کرے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ

آخر میں حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی جو مدرسۃ العلوم دیوبند کے بانی تھے اور جو دیوبندی خیال کے مسلمانوں میں بالخصوص بڑی عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں خاتم النبیین کی تشریح وتوضیح میں جو کچھ فرماتے ہیں وہ سنیئے آپ لکھتے ہیں:

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم زمانی اور تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر

صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے۔ تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہو گی۔

(تحذیر الناس ص ۳ مطبوعہ سہارنپور)

پھر اسی کتاب میں دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔"

(تحذیر الناس ص ۲۸)

ان جلیل القدر بزرگوں کی توضیحات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ خاتم النبیین کا صرف اور صرف یہ مفہوم ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شارع نبی نہیں آسکتا۔ اور نہ ایسا نبی جو آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ پس حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ختم نبوت کی حقیقت میں کوئی ایسی بات پیش نہیں کی جاتی جس کی تائید قرآن شریف سے اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے ارشادات سے نہ ہوتی ہو اور نہ ہی جماعت احمدیہ کی طرف سے ایسی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔ جو بزرگان سلف اور مجددین امت اور مسلمہ صوفیاء اور بزرگ اولیاء کے نظریات کے مخالف ہو۔

آنحضرت صلعم کی عدیم المثال قوت قدسی

یہ شہادتیں جو اس وقت آپ کے سامنے جلیل القدر صحابہ، آئمہ اور بزرگان سلف کی پیش کی گئی ہیں۔ واضح طور پر اسی نظریہ کی تائید کر رہی ہیں جو نظریہ ختم نبوت کا جماعت احمدیہ نے پیش کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی کا آنا ممنوع ہے جو شریعت جدیدہ لائے۔ یا بلاواسطہ طور پر نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرے۔ ہاں بالواسطہ طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی آپ کے فیض سے فیض یافتہ ہو کر مقام نبوت تک پہنچ سکتا ہے۔ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:۔

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔"

(تجلیات الہیہ ص ۲۵ طبع اول)

اور پھر اس کی توضیح میں مزید فرمایا:۔

"اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

ختم نبوت کی یہ حقیقت جو جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کی جاتی ہے اس سے فی الواقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بھی رہتے ہیں اور آخری نبی بھی ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہی کی نبوت کا فیضان اب قیامت تک جاری رہے گا اور اس فیضان کے ثمرات سامنے آتے رہیں گے لیکن اگر ختم نبوت کی اس حقیقت کو تسلیم کیا جائے جو غیر از جماعت مسلمان بھائیوں کی طرف سے ملا اور مخالف احمدیت علماء کی طرف سے پیش کی جاتی ہے تو اس کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان جہاں بند ہو جانا ثابت ہوتا ہے وہاں حضرت عیسٰے علیہ السلام آخری نبی ثابت ہوتے ہیں کیونکہ بقول مودودی صاحب و دیگر علماء حضرت عیسٰے علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نزول ہو گا۔ اور یہ نزول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہو گا۔ اس صورت حال میں حضرت عیسٰے علیہ السلام خاتم النبیین اور آخری نبی ہوں گے۔ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور کون محب رسول اس کو گوارا کر سکتا ہے؟

تحفظ "ختم نبوت" کی علمبردار صرف جماعت احمدیہ ہے

مخالف احمدیت علماء کے اس نظریہ سے عیسائیوں کو کس قدر ان کے مشن کی مضبوطی میں تقویت ملتی ہے اور اسلام کو کس قدر شدید نقصان پہنچتا ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں افلا تتفکرون!

لیکن جماعت احمدیہ کی پیش کردہ ختم نبوت کی حقیقت سے اسلام کو ایک خاص عظمت والی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے فیضان کی وجہ سے دائمی اور ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے اور عیسائیت کا مسلمانوں کو ورغلانے کا سارا تار و پود ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ جو احمدیت کے رنگ میں دنیا کو نظر آ رہی ہے۔ اسے عیسائی اپنے لئے خطرہ عظیم محسوس کرتے ہیں۔ لندن میں پادریوں کی ایک عالمی کانفرنس میں لارڈ بشپ آف گوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے نہایت گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"کہ اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں۔ بتایا ہے کہ ہندوستان میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے آرہا ہے اور اس جزیرہ میں بھی کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں جن کی بناء پر اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پھر وہی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔"

(The Official Report of The Missionary Conference of The Anglican Communion 1894 Page 64.)

ختم نبوت کی جو زندہ حقیقت اور اسلام کی تصویر کے مختلف دلکش پہلو جس رنگ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں در اصل یہی وہ چیز ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پہلے بھی باعث بنی اور آئندہ بھی اسی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو گی۔ عیسائیت ان حقائق سے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں زک اٹھا رہی ہے اور مسلمانوں کو ورغلانے کا سارا تانا بانا چکنا چور ہو رہا ہے یاد رکھئے اگر "خاتم النبیین" کے معنے وہی ہیں جو مودودی صاحب وغیرہ اصحاب مراد لیتے ہیں تو پھر حضرت عیسٰے علیہ السلام کو خاتم النبیین اور آخری نبی تسلیم ماننا پڑتا ہے مگر کون با غیرت مسلمان ہے جو حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر خاتم النبیین تسلیم کرے۔ ہم احمدیوں کی غیرت اس بات کو ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خیر الناس افضل الرسل کی بجائے خاتم النبیین اور آخری نبی حضرت عیسٰے کو سمجھا جائے۔ اسلام کی غیرت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جاری و ساری سمجھا جائے اور اس بات کو تسلیم کیا جائے کہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں صرف اور صرف آپ کے فیض سے ہی فیض یافتہ ہو کر آپ ہی کی امت کے افراد اب روحانیت کے اعلے مقامات کو حاصل کرتے رہیں گے تا آپ کی حقیقی دائمی زندگی کا ثبوت تا قیامت ملتا رہے اور آپ کا حقیقی رنگ میں خاتم النبیین ہونا ثابت ہو۔ ختم نبوت کی یہی وہ حقیقت ہے جو ہم احمدیوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہے اور یہی وہ حقیقت ہے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل و بلند شان کا نظارہ ملتا ہے۔

پس ہم واضح الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ آج ختم نبوت کے عالی مقام کی حفاظت میں سرفروشانہ خدمات سرانجام دینے والی جماعت صفحہ عالم پر صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا کے کفرستانوں میں آج اشہد ان محمدا رسول اللہ کی آواز پوری قوت سے بلند ہو رہی ہے اور جو لوگ کبھی اسلام کے مخالف تھے آج خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر آپ پر صبح و شام درود پڑھ رہے ہیں اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔

بالآخر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمانی اور کیا باعتبار مکانی اسکے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اسلئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اسکو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہو گا اور بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے اور اسکی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کیلئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھیرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپکی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی۔ تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷-۲۸ طبع اول)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضؓ

از مکرم چوہدری جمال احمد صاحب قادیانی۔ واقفِ زندگی چیچہ وطنی

ایک مشہور مقولہ ہے کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" عام حالات میں اس فقرہ کی نوعیت خواہ کیسی ہی ہو۔ اعلیٰ اور نمایاں طور پر اُس وقت یہ مقولہ اپنی شان دکھاتا ہے۔ جبکہ یہ کسی مامور من اللہ کی صداقت کے ایک اعلیٰ معیار کے طور پر سامنے آتا ہے۔ حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود جب ایک "روحانی درخت" کی حیثیت سے نمودار ہوا۔ تو اُس اعلیٰ اور ارفع شان کے ساتھ "شیریں ثمار" نے اپنے بہترین درخت کو اس کے پُر رحمت سایہ کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اور روحانی زبان میں "بدرِ منیر" نام اس درخت نے پایا۔ جس نے ہر قسم کی ظلمات کو قیامت تک کے لئے پاش پاش کرنے کے سامان پیدا کر دیئے اور اس اندھیری دنیا کے تاریک آسمان پر اس درخت کے پھل "نجوم" قرار دئے گئے۔ جو سینکڑوں اور ہزاروں سال تک "راہبروں" کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اور دئے سے دیا جلتا چلا آیا۔ یہاں تک کہ وہ آخرین منھم لما یلحقوا بھم مبارک دور آ گیا۔ اور حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کے وجودِ بابرکات نے پھر اس درخت کو تابندگی اور تازگی سے منور کر دیا۔ اور علمی رنگ میں پھر "زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب و مذہب" درخت اور اس کے شیریں پھلوں کے رنگ میں ظاہر ہوئے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے "پھلوں سے درخت کی شناخت" کا معیار ان الفاظ میں پیش فرمایا ہے ؎

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

جن خوش قسمت "پھلوں" نے "شمع مسیح" کے پروانے بن کر "نجوم" کا مقام پایا۔ تھوڑے ہی دن گذرے کہ اُن میں سے ایک "درخشندہ ستارہ" اپنی منزلِ مراد کو پہنچا۔ . . . . . .

یعنی حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر جماعت احمدیہ سابق صوبہ سرحد وفات پاکر اپنے حقیقی مولیٰ کے پاس جا پہنچے۔ مجھے آپ کو کچھ عرصہ تک قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آیا مگر اس مختصر سی رفاقت نے میرے قلب و نظر پر بہت گہرے نقوش اجاگر کئے۔ جہاں آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک قابل مصنف قابل مبلغ۔ اعلیٰ درجہ کے منتظم۔ بہترین نگران اور امین تھے وہاں آپ کو اپنے پختہ ایمان اور بصیرت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور درجہ کے ساتھ گہرا رابطہ بھی تھا۔ اور اس معاملہ میں آپ غیر معمولی طور پر غیرت روا نقعہ ہوئے تھے۔

جن لوگوں نے خلافتِ ثانیہ کے آغاز پر حضور علیہ السلام کے مقام کو کم کرنے کی کوشش کی۔ وہ انہیں کسی رعایت کے مستحق نہیں سمجھتے تھے۔ سلسلہ حلقۂ امارت میں اپنے تقویٰ۔ روحانیت علم۔ وجاہت اور جوشِ تبلیغ کے اوصاف کے سبب ممتاز اور منفرد مقام رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ سالہا سال تک "صوبائی امیر" کی حیثیت سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نائب کے طور پر اس علاقہ میں نمایاں رہے۔ آپ ایک باعمل "مردِ مجاہد" تھے۔ جن کی زندگی تربیت جماعت اور تبلیغ دین کے لئے وقف تھی۔ سابق صوبہ سرحد میں نصف صدی تک ایک نڈر بہادر اور راست گو مبلغ جن کو شہر بہ شہر اور قریہ بقریہ پھر کر خدا کی آواز

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

سناتے رہے۔ یہاں تک کہ پشاور کے بازار میں آپ پر پستول سے قاتلانہ حملہ بھی ہوا اور معجزانہ طور پر آپ سلامت رہے۔ بلکہ خود کود کر حملہ آور کو پکڑ لیا اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ جب جماعتوں میں دورہ کرتے تو سب کے لئے دعا کرتے ہر شخص کے دکھ درد کو سنتے اور ہمدردی اور محبت کا اظہار کرتے۔ ہر جگہ "احمدیہ مساجد" کی تعمیر کی تلقین کرتے اور بار بار توجہ دلاتے۔

میں نے بالاکوٹ میں حضرت سید احمد صاحب شہید بریلوی کے مزار پر آپ کا لگوایا ہوا سنگِ مرمر کا کتبہ دیکھا۔ جس پر نیچے یہ حروف تھے "قاضی محمد یوسف احمدی"

اپنے عرصۂ ملازمت میں انگریز افسروں کو بھی اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ عیسائیوں سے بھی مباحثات کرتے رہے۔ اپنی تقریر و تحریر میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا ذکر "حضرت احمد" کے الفاظ سے کیا کرتے تھے۔ بالعموم قال اللہ اور قال الرسول ہی گفتگو کا موضوع رہتا تھا۔ تکلفات سے بالا تھے۔ مرکز کا نمائندہ ہونے کے سبب میرے ساتھ غیر معمولی محبت رکھتے تھے۔ علاقہ کے مخصوص ماحول اور طبائع کے پیشِ نظر اپنے تجربہ کی بناء پر ہدایات سے نوازتے۔ تا زندگی میرے لئے دعا فرماتے رہے۔ مانسہرہ میں قیام کے دوران میری رہائش گاہ پر بھی تشریف لاتے ۱۹۵۹ء میں جب حضرت اقدس مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ موسم گرما گذارنے کے لئے ایبٹ آباد تشریف لائے۔ تو حضور نے آپ کو یاد فرمایا۔ آپ باوجود علالت کے حاضر ہو کر شرف باب ہوئے۔

ایک دفعہ پھر مانسہرہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے تو کئی روز قیام فرمایا۔ ساتھ مربی سلسلہ مولانا چراغ دین صاحب فاضل بھی تھے ان دنوں خصوصاً حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقام پر تقاریر اور نجی گفتگو فرماتے رہے۔

ایک دن میری رہائش گاہ پر تشریف لائے تو میں نے اپنی ذاتی ڈائری آپ کے سامنے رکھ دی۔ اس کے صفحہ ۱۰۳ پر اپنے ہاتھ سے یہ نوٹ لکھ دیا کہ

"اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ آپ کو لمبی عمر۔ صحت اور علم اور روحانیات میں ترقی دے اور اعمال صالحہ (تبلیغ احمدیت) کی کامیاب توفیق عطا کرے اور احمدیہ مشن۔ جہاں آپ ہوں۔ مقبول ہوتا جائے اور آپ سے لوگ حق پاویں۔ والسلام

قاضی محمد یوسف احمدی
ہوتی ضلع ملتان
نزیل مانسہرہ ہزارہ ۴۰-۳-۳"

اس نوٹ کے ایک ایک لفظ سے آپ کی اشاعتِ احمدیت کی تڑپ آشکارا ہوتی ہے اور آپ کی زندگی کے جو مقاصد تھے میرے لئے انہیں کے لئے دعا کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ان الفاظ کو قبولیت بخشے۔ مختصر یہ کہ حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ کو قریب سے دیکھنے والے کو

"اصحابی کالنجوم"

کا مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں آجاتا تھا۔ جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے۔ مسیح پاک علیہ السلام کے زمانہ سے دوری ہوتی جا رہی ہے۔ اور اپنے اپنے تقاضے پورے کر کے یہ درخشندہ ستارے ایک ایک کر کے اپنے "بدرِ منیر" کے گرد جمع ہو کر اللہ تعالےٰ کی حمد کے گیت گا رہے ہیں۔

مگر قومی زندگی پر یہ وقت بڑا اہم اور نازک ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ نئی پود اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چل کر ان کے سارے اوصاف حمیدہ کو اپنائے اور خلا پیدا نہ ہونے دے اسی میں سب خیر ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت قاضی صاحب رضی اللہ عنہ اور ان جیسے دوسرے "نجوم" پر اپنی ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح پاک علیہ السلام کے قربِ خاص سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین

ایک مخلص دوست کے لئے دُعا کی درخواست

محترم ملک صوبہ خان صاحب ساکن ملک پور ضلع گجرات جو تحریک جدید کے ایک مجاہد ہیں اپنا کچھ اثاثہ فروخت کر کے ایک صدقہ جاریہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اور احباب جماعت سے دعا کے لئے ملتجی ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ان کے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ اور ان کے کاروبار میں خیر و برکت نازل فرمائے۔ آمین

سو قارئین کرام سے ان کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

یوم مسیح موعود ۳۱ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اصولی منظوری کے ماتحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چونکہ "یوم مسیح موعود" مجلس مشاورت کے دنوں میں آچکا ہے اور مرکزی عہدیداران اور جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اور نمائندگان مشاورت میں مصروف ہے ہیں اس لئے "یوم مسیح موعود" بروز اتوار ۳۱ مارچ کو منایا جائے گا۔

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں اور نظارت ھذا میں رپورٹ بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاءھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نام	رقم
احباب جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ ج ب ضلع لائل پور بذریعہ مکرم شیخ سبحان علی صاحب	۱۱/-
محترمہ مس امۃ القیوم صاحبہ ہائی سکول سیالکوٹ شہر	۱۰/-
مکرم ملک عزیز احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵/-
ایک مخلص بہن از لاہور جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے	۱۰/-
احباب جماعت احمدیہ چک ۵۹۱ گ ب ضلع لائل پور بذریعہ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	۶/-
مکرم ملک عبدالمنان خان صاحب گورنمنٹ کالج لاہور	۱۰/-
" ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۵/-
" منشی حامد حسین " کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ پشاور یونیورسٹی	۵/-
احباب جماعت احمدیہ پشاور بذریعہ مکرم میاں ...ار احمد صاحب	۱۰۲/۲۵
مکرم عبدالشکور صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ	۱۰/-
" چوہدری عبدالرحمٰن صاحب پوسٹل کلرک P.O ربوہ	۵/-
کارکنان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ بذریعہ سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی	۱۰/۴۹
مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ حال راولپنڈی	۱۱/-
احباب جماعت احمدیہ چک ۱۲۴ ج سرگودھا بذریعہ مکرم مولوی بدرالدین صاحب انسپکٹر	۶/-
مکرم شیخ نورالحق صاحب دارالبرکات ربوہ	۵/-
محترمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ زوجہ سردار مقبول احمد صاحب ذبیح شاہد ربوہ	۵/-
مکرم رشید احمد صاحب ولد چوہدری فرزند علی صاحب	۵/-
احباب جماعت احمدیہ شیخوپورہ بذریعہ مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب	۲۲/-
" " مرہنگے ضلع گوجرانوالہ بذریعہ مکرم سردار خان صاحب	۹/۳۱
مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب انور وکالت مال تحریک جدید ربوہ منجانب والد صاحب مرحوم	۵/-

وکیل المال اول تحریک جدید

خدام الاحمدیہ کی دسویں مرکزی تربیتی کلاس

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دسویں مرکزی تربیتی کلاس امسال انشاءاللہ العزیز ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۶۳ء ربوہ میں منعقد ہو گی۔

جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ہر مجلس کی طرف سے کم ازکم ایک نمائندہ ضرور شامل ہو کوشش کی جائے۔ کہ جو خدام میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ وہ فراغت کے بعد اس میں ضرور شامل ہوں۔ نیز قائدین سے درخواست ہے کہ وہ مطلع فرماویں۔ کہ ان کی مجلس کی طرف سے اس کلاس میں کتنے خدام شریک ہو رہے ہیں۔ (مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرالیون میں ڈاکٹروں کی ضرورت

سرالیون مغربی افریقہ میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹروں کے لئے بعض پرائیویٹ ہسپتالوں میں ملازمت کا موقعہ ہے جو ڈاکٹر وہاں ملازمت اختیار کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے کوائف سے دفتر تبشیر کو مطلع کریں

وکالت تبشیر

تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۷ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعرات کل ربوہ مقابلہ تلاوت قرآن پاک منعقد ہوا جس میں جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کے طلباء نے بھی حصہ لیا۔ تلاوت کا معیار بلند تھا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق ابو طالب آف افریقہ جو جامعہ کے طالب علم ہیں اول۔ لئیق احمد طاہر جامعہ احمدیہ دوم اور حافظ محمد سلیم تعلیم الاسلام کالج سوم قرار پائے۔

(سیکرٹری مجلس عربی)

انصاراللہ اور سہ ماہی جائزہ

مارچ کے اختتام پر انصار اللہ کی جملہ مجالس کا سہ ماہی جائزہ لیا جائے گا۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ اس عرصہ کے دوران زیادہ سے زیادہ مجالس مشخصہ بجٹ کی سو فیصدی ادائیگی کرنے والی ہوں گی۔ (نائب قائد مال)

"تحریک وصیّت"

جماعت احمدیّہ کا ہر فرد وصیّت کرے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

"اس وقت میرے نزدیک کم ازکم یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیت کرے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر کی طرف لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ہے اب ہم دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے وصیت کرتے ہیں۔ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے اور دنیا کو بتادے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں۔ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم ہیں۔۔۔۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔"

(الفضل ۵ رجون ۱۹۴۸ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ــ ربوہ)

انصاراللہ اور ہفتہ شجرکاری

شجرکاری کے سلسلہ میں باہر کی مجالس کی طرف سے امسال بہت کم رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ جہاں تک پودے لگانے کا سوال ہے اس میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا ہوگا۔ اگر اس سلسلہ میں تعداد کی اطلاع مرکز میں آنی ضروری ہے تاکہ گذشتہ سال کی مساعی سے موازنہ کرکے ترقی کا جائزہ لیا جاسکے

(نائب قائد ایثار)

انصاراللہ اور خوشکن پہلو

انصاراللہ کی جن مجالس کی طرف سے بجٹ موصول نہیں ہوئے تھے ان کو خطوط کے ذریعے توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ ایسی مجالس کی طرف سے بجٹ موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں مگر کیونکہ سال کا ایک حصہ گذر چکا ہے لہٰذا اس سلسلہ میں رفتار کو اور تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ (نائب قائد مال)

امتحان میں شامل ہونیوالے بچوں کیلئے دعا کی درخواست

آجکل بچوں اور بچیوں کے امتحانات شروع ہونیوالے ہیں اور بعض کے شروع ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ بعض طلباء نے قارئین الفضل کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حسب توفیق حصہ لیا ہے۔ سو دعا کی درخواست کے ساتھ ان بچوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱۔ عزیز نصیر احمد ابن مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ربوہ ۔۔ ــــ ۱۰

۲۔ عزیز نصیر احمد پوتا مکرم بشیر احمد صاحب ریڈیو آفیسر کراچی ۔۔ ــــ ۲

۳۔ عزیز منیر احمد ربوہ ابن " " " " ۔۔ ــــ ۲

۴۔ عزیز محمد افتخار برادر مکرم محمد اجمل خان صاحب کارکن دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ ۔۔ ــــ ۱

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

رسالہ الفرقان کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا ارشاد

"میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ تیس چالیس ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہیئے اور اس کی بہت وسیع اشاعت ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۶ء) (منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید سال ۲۹/۱۹

جن مجاہدین نے سال ۲۹/۱۹ کا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا فرمایا ہے ان کے اسماء گرامی قسطوار ۲ نومبر ۶۲ء سے الفضل میں شائع ہو رہے ہیں چنانچہ ذیل میں ایک اور قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ ان سب کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول)

مکرمہ حرمت بی بی صاحبہ دار الصدر شرقی ربوہ ۱۰/۱۵ (روپے پیسے)
،، رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ الطاف احمد خاں صاحب ،، ۵/۱۰
مکرم حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ،، ۹/۶۲
،، چوہدری نصیر احمد صاحب چک ۳۰ب/۱۰۔ل منٹگمری ۱۵/-
،، ،، اللہ دتہ صاحب میانی چنیوٹ ۱۰/-
،، بشیر احمد صاحب بانی ظفر آباد اسٹیٹ حیدر آباد ۵/۷۵
،، نجابت احمد صاحب چک ۲۱۶ E.B ملتان ۵/۷۵
،، ممتاز علی صاحب گوروکے ضلع لاہور ۲۵/-
،، چوہدری نور محمد صاحب معہ اہل و عیال چک جھمرہ ۲۲/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد حسین صاحب کھرپا ضلع سیالکوٹ ۱۰/۵۰
مکرم منشی تھیّے خاں صاحب ،، ،، ۵/-
،، عبد الغنی صاحب چک ۳۳ج ب ضلع لائلپور ۵/۶۰
،، حافظ شفیق احمد صاحب معہ اہل و عیال ربوہ ۵/۸۷
،، میاں محمد علی صاحب لویری والہ ضلع گوجرانوالہ ۶/۵۶
،، مرزا محمد صادق صاحب دار البرکات ربوہ ۲۰/-
،، چوہدری پیر محمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ لاہور ۲۵/-
مکرمہ والدہ صاحبہ محمد ہاشم صاحب سرائے نورنگ ۳۲/۲۵
،، والدہ صاحبہ آصفہ ،، ،، ۳۳/۷۵
،، بی بی حلیمہ صاحبہ ،، ،، ۲۰/۷۵
،، آصفہ صاحبہ ،، ،، ۱۱/۷۵
،، امۃ العزیز صاحبہ ظفروال ضلع سیالکوٹ ۸/۶۲
،، محمد بی بی صاحبہ چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری ۷/۲۵
،، زبیدہ بیگم صاحبہ ،، ،، ۵/۳۱
مکرم غلام یٰسین صاحب ،، ،، ۱۷/۲۵
،، محمد لطیف صاحب نیاز علی صاحب ،، ۱۳/-
،، مبشر احمد صاحب صادق آباد ضلع بہاولنگر ۶/۵۰
،، احمد بخش صاحب ساہی وال ضلع سرگودھا ۲۱/۷۳
،، محمد زمان صاحب ورک بالاکوٹ ہزارہ ۱۰/-
،، حسن محمد صاحب مدرسہ چٹھہ گوجرانوالہ ۲/۵۰
،، احمد دین صاحب پیر کوٹ ،، ۵/۳۷
،، فضل الرحمٰن صاحب بلیڈر مشرقی پاکستان ۳۰/-
،، ڈاکٹر مطیع الرحمٰن صاحب ،، ۵/-
،، ڈاکٹر رفیق احمد صاحب بخاری کراچی ۱۰/-
مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب دہلوی ربوہ ۱۵/-
مکرم چوہدری ولایت خاں صاحب تیما پور گوجرانوالہ ۹/۸۷
،، چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱۸۵ لائلپور ۲۰/-
،، ماسٹر عبد السلام صاحب دانہ ضلع ہزارہ ۵/-
،، محمد عبد اللہ صاحب دار الصدر ربوہ ۵/۱۹
مکرمہ اہلیہ صاحبہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ ۶/-
مکرم ناصر احمد صاحب حیدر آباد ۶/-
،، رانا اسد اللہ صاحب ،، ۵/-

مکرم منیر احمد صاحب کوٹری حیدر آباد ۵/-
،، عبد المنان صاحب ،، ۱۰/-
،، ملک مبارک احمد صاحب منٹگمری شہر ۳۴/۷۵
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ،، ،، ۵/۷۵
،، مریم بی بی بنت ،، ،، ۵/۷۵
،، بشریٰ بیگم ،، ،، ۵/۱۲
مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب ،، ۱۷/-
،، والد صاحب ،، ،، ۶/-
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از ،، ۷/-
مکرم چوہدری محمد یحییٰ صاحب ،، ۱۰/-
مکرمہ والدہ صاحبہ محمد اسحٰق صاحب ،، ۱۰/-
مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب ،، ۱۰/-
،، غلام محمد صاحب صراف سالوگر سیالکوٹ ۱۵/-
،، خواجہ رشید احمد صاحب ٹرنک بازار ،، ۱۰۱/-
مکرمہ سیدہ نعیمہ بیگم صاحبہ ،، ۱۰/-
مکرم بابو فضل الٰہی صاحب ،، ۱۰/-
،، چوہدری اللہ دتہ صاحب ،، ۱۹/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ حکیم سید پیر احمد صاحب ،، ۵۶/-
مکرم حکیم سید پیر احمد صاحب ،، ۹/-
مکرمہ والدہ سید انور حسین صاحب ،، ۱۱/-
،، صدیقہ بیگم صاحبہ ،، ۵/۲۵
،، اہلیہ خواجہ اللہ دتہ صاحب ،، ۷/۵۰
مکرم سید یاسین علی شاہ صاحب ،، ۳۰/-
ناصرات الاحمدیہ ،، ۷/۷۵
مکرم خواجہ غلام احمد صاحب ،، ۱۰۱/-
،، چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۴۳/۵۰
مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مددگار کارکنہ دفتر لجنہ ربوہ ۸/-
مکرم پیر عبد الحمید صاحب محلہ دار البرکات ربوہ ۱۲/۵۰
،، محمد اسمٰعیل صاحب معتبر دار الصدر ،، ۷۰/-
،، چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ،، ،، ۶/-
،، ،، محمد اصغر صاحب چک ۲۱۹ لائلپور ۵/۵۶
،، ،، محمد بوٹا صاحب غلہ منڈی ربوہ ۸/۲۵
مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی منظور احمد صاحب ربوہ ۶/۲۵
،، مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ نور محمد صاحب ۵/۵۰
مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ربوہ ۳۷۵/-
مکرمہ طاہرہ صدیقہ بیگم اہلیہ ،، ۲۰۵/-
،، امۃ المجیب صاحبہ بنت ،، ،، ۱۰/-
مکرم نصیر احمد صاحب طارق اسیر ،، ۵/-
،، سعید احمد صاحب خالد ،، ،، ۵/-
،، چوہدری فرزند علی صاحب چک ۱۲ب/۱۲۔ل منٹگمری ۲/۵۰
مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ گھرپہ منڈیکی بیریاں سیالکوٹ ۱۰/۲۵
مکرم مستری غلام محمد صاحب حمید پور ضلع گوجرانوالہ ۵/-

مکرم مستری اللہ رکھا صاحب حمید پور ضلع گوجرانوالہ ۵/-
،، صالح محمد صاحب ٹھٹھہ جوئیا ضلع سرگودھا ۱۱/-
،، محمد عبد اللہ صاحب ،، ،، ۶/-
،، مولوی غلام احمد صاحب چغتائی ،، ،، ۵/-
مکرمہ سکینہ جنت۔ غلام فاطمہ۔ بخت بھری ،، ۵/-
،، رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب احمد پور شرقیہ ۱۰۰/-
مکرم چوہدری محمد حسین صاحب چک ۳۱۲ کتھووالی لائلپور ۳۳/-
،، چوہدری محمد حسین صاحب سبی کوئٹہ ۱۰/-
،، میجر غلام محمد صاحب اقبال لاہور ۴۲۵/-
،، قریشی ناصر احمد صاحب سکھر ۱۲/-
،، اسلم ظفر صاحب ،، ۱۵/-
،، چوہدری عبد العزیز صاحب ممبر مرچنٹ کمیٹی ۳۶/-
،، فلائٹ آفیسر ملک عبد الشکور صاحب سرگودھا ۲۲/۵۰
،، شیخ فیروز الدین صاحب قصور ضلع لاہور ۶/۸۸
،، محمد عمر خانصاحب ایپل ٹولیس مانسہرہ ۱۰۳/-
،، صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سکھر ۱۲۵/-
،، شریف احمد صاحب ،، ۲۰/-
،، چوہدری عبد العزیز صاحب ہارون آباد بہاولنگر ۴۰/-
،، منیر الدین عبید اللہ صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ ۵/-
مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ ،، ۵/-
مکرم بابا رنگ علی صاحب اڈہ لاریاں ربوہ ۵/-
مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ محمود آباد جہلم ۵/۱۹
مکرم ملک محمد الدین صاحب پنشنر ،، ،، ۱۰/۱۹
،، سردار غلام حیدر صاحب گڑھی شاہو لاہور ۲۱/-
،، مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی ربوہ ۲۵/-
مکرمہ لیلیٰ بیگم صاحبہ بیوہ جمعدار محمد اشرف صاحب ربوہ ۱۰/-
،، امۃ المنان قمر صاحبہ اہلیہ مولوی غلام احمد نسیم صاحب ربوہ ۶/۱۲
،، رقیہ خانم صاحبہ اہلیہ پروفیسر حمید اللہ صاحب ،، ۷/۲۵
مکرم حاجی قمر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مورو نواب شاہ ۵۳/-
مکرمہ راستی بیگم صاحبہ ،، ،، ۱۹/۲۵
،، صاحب خاتون صاحبہ ،، ،، ۱۹/۲۵
،، اسماء بیگم صاحبہ ،، ،، ۶/۵۰
مکرم نجم الدین صاحب ،، ،، ۲۱/۷۵
،، اہلیہ صاحبہ ،، ،، ،، ۹/۷۵
مکرم چوہدری کرم الدین صاحب ،، ،، ۱۱/۷۵
اہلیہ صاحبہ ،، ،، ،، ۱۰/۷۵
مکرم چوہدری علم الدین صاحب ،، ،، ۱۲/۵۰
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ،، ،، ،، ۱۰/۷۵
مکرم چوہدری نبی بخش صاحب ،، ،، ۱۱/۲۵
اہلیہ صاحبہ ،، ،، ،، ۹/۲۵
مکرم چوہدری لعل الدین صاحب ،، ،، ۸/۷۵
،، ڈاکٹر فقیر محمد صاحب ،، ،، ۲۵/-
اہل و عیال ،، ،، ،، ۸/-
مکرم حاجی کریم بخش صاحب ،، ،، ۳۲/-

مکرمہ اہلیہ صاحبہ حاجی کریم بخش صاحب مورو نواب شاہ ۷/۲۵
مکرم عبد الہادی صاحب ،، ،، ۱۰/-
مکرمہ خدیجہ صاحبہ اہلیہ ،، ،، ،، ۷/۲۵
مکرم قاضی غلام احمد صاحب ،، ،، ۱۴/-
اہل و عیال ،، ،، ،، ۶/۷۵
مکرم ملک غلام احمد صاحب کنری ۱۲/۱۷
،، عبد المنان صاحب افسد ،، ۳۵/-
،، عبد المجید صاحب دکاندار ،، ۸/۵۰
،، ماسٹر فضل کریم صاحب ،، ۶/۴۲
،، سراج الدین صاحب دکاندار ،، ۱۱/-
،، عبد القادر صاحب کمپونڈر ،، ۶/-
،، فضل احمد صاحب ،، ۳۶/-
،، فضل کریم بخش صاحب ،، ۱۵/-
،، عبد السلام صاحب ،، ۸/-
،، فتح محمد صاحب ،، ۵/۵۰
،، عبد الغفور صاحب تنوری دکاندار ،، ۱۷/-
مکرمہ اہلیہ صاحبہ ماسٹر فضل کریم صاحب ،، ۶/۶۲
،، مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ ملک سلطان احمد صاحب ،، ۷/-
،، سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب ،، ۵/۲۵
،، اہلیہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب ،، ۱۰/۳۱
مکرم رشید احمد صاحب سیٹھی ،، ۱۴/-
بچگان مولوی عبد الباقی صاحب ،، ۶/-
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد صادق صاحب سماٹری ،، ۵/-
مکرم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ،، ۱۰/-
،، محمد حنیف صاحب ،، ۶/-
،، چوہدری عبد الحمید صاحب انجینئر احمد آباد ضلع تھرپارکر ۲۰/-
،، ،، محمد اکبر صاحب ،، ،، ۵/-
،، عبد اللہ صاحب ملازم ،، ،، ۵/-
،، محمد اقبال صاحب ،، ،، ۱۰/-
،، بابا الٰہی بخش صاحب عرف بھو ،، ۲۲۱/-
،، احسان اللہ صاحب ولد محمد عبد اللہ ،، ۶۰/-
طالعہ بیگم اہلیہ ،، ،، ۲۰/-
مکرم عنایت خاں راجپوت ،، ۷/۵۰
،، چوہدری محمود احمد صاحب ،، ۲۰/-
،، ،، محمد الدین صاحب انور سرگودھا ۱۰۸/۴۰
مکرمہ صالحہ خاتون صاحبہ بنت بھائی محمود احمد صاحب ،، ۱۸/۷۵
،، سلیمہ خاتون صاحبہ ،، ،، ،، ۱۸/۷۵
،، سعیدہ خاتون صاحبہ ،، ،، ،، ۱۸/۷۵
مکرم محمد شریف صاحب بانوی ،، ۵/۱۲
،، منیر احمد صاحب پسر چوہدری محمد الدین انور صاحب ۵/۸۵
،، ظہیر احمد صاحب ،، ،، ،، ۵/۳۰
مکرمہ راشدہ خاتون صاحبہ بنت ،، ،،

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● راولپنڈی ۲۵ر مارچ۔ مرکزی وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے بتایا ہے کہ بنیادی حقوق کے بل پر حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان مفاہمت ہو گئی ہے اور توقع ہے کہ اپریل تک عوام کو بنیادی حقوق حاصل ہو جائیں گے۔ آپ نے آج یہاں اخباری نمائندوں کو بتایا کہ قومی اسمبلی میں بنیادی حقوق کے بل پر زور دار بحث ہوئی ہے اور اس کے نتیجہ میں بل کے متعلق اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔ حزب اختلاف نے بل پر جو اعتراضات کئے تھے۔ انہیں دور کر دیا گیا ہے۔ وزیر قانون نے بتایا کہ بل پر بحث اس بات کی دلیل ہے کہ قومی اسمبلی مقننہ کی حیثیت سے بھی کام کر رہی ہے۔

● پیکنگ ۲۵ر مارچ۔ چین کے وزیر خارجہ چن یی نے کہا کہ پاکستان اور چین میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ پاک چین سرحدی معاہدہ سے چین کو فائدہ اور پاکستان کو نقصان ہوا ہے۔ وزیر خارجہ چین نے جو ۲۳ر مارچ کو پاکستانی سفیر کی استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے کہا کہ پاک چین سرحدی معاہدہ نہ صرف ان دونوں ملکوں کے عوام بلکہ افریقی ایشیائی اتحاد کے نصب العین کی فتح ہے اور اس معاہدہ پر ہم فخر کر سکتے ہیں۔ پاکستانی سفیر جنرل رضا نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت پاکستان نے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پاک چین سرحدی معاہدہ کا مقصد مذاکرات کشمیر کو متاثر کرنا ہے۔ جنرل رضا نے کہا کہ ہماری یہ مخلصانہ خواہش ہے کہ مذاکرات کشمیر کے نتیجہ میں اس جھگڑے کا ایک ایسا حل دریافت ہو جائے جو فریقین کے لئے قابل قبول ہو۔ حکومت چین نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ایشیا کے امن کے لئے کشمیر کے جھگڑے کا تصفیہ ضروری ہے اسلئے یہ سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں کہ یہ سرحدی معاہدہ مذاکرات کشمیر پہ اثر انداز ہوگا۔

● نئی دہلی ۲۵ر مارچ۔ بھارت نے جدید اسلحہ سے لیس اٹھارہ ڈویژن فوج تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بھارت کے نائب وزیر امور دفاع مسٹر سی پی بہادر نے اس کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی ملکوں نے بھارت کو اٹھارہ ڈویژن فوج کے لئے اسلحہ مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے نیز غیر ملکی تعاون سے بھارت میں اسلحہ کے چھ نئے کارخانے بھی قائم کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ روس نے بھارت کو جیٹ طیاروں کے کارخانہ کے قیام کے لئے فنی اور اقتصادی امداد کی پیشکش کی ہے بھارت کی وزارت دفاع اس پر غور کر رہی ہے اور امید ہے کہ اسے منظور کر لیا جائے گا۔

● پونا ۲۵ر مارچ۔ بھارتی وزارت دفاع کے سائنسی مشیر ڈاکٹر بھگوان تاتھ نے کہا ہے کہ بھارت چند برس کے اندر اسلحہ کی ضروریات میں خود کفیل ہو جائیگا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے ان خبروں کی تردید کی۔ بھارتی سپاہیوں کو محاذ پر ناکارہ کارتوس دئے گئے تھے انہوں نے کہا کہ بھارتی سپاہیوں کو جو کارتوس سپلائی کئے گئے وہ بھاری تھے اور برفانی علاقوں پر زیادہ کارآمد نہیں ہوتے آپ نے کہا کہ چینیوں کے پاس ہلکے کارتوس تھے۔

● دمشق ۲۵ر مارچ۔ شام کی انقلابی کونسل نے ایک فرمان کے ذریعہ سابق صدر ناظم القدسی سابق وزیر اعظم خالد العظم اور کئی سابق سیاستدانوں کو شہری حقوق سے محروم قرار دیا ہے۔ میجر جنرل علاشی کو قومی انقلابی کونسل کا چیئرمین مقرر کرنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔

● دہلی ۲۵ر مارچ۔ روس کے وزیر دفاع مارشل مالینووسکی کل جکارتہ جاتے ہوئے دہلی سے گزرے۔ ہوائی اڈہ پر بھارت کے وزیر دفاع وائی بی چوہان بری بحری اور فضائی افواج کے سربراہوں اور وزارت خارجہ کے سیکرٹری نے مالینووسکی سے ملاقات کی۔

● پشاور ۲۵ر مارچ۔ ڈیورنڈ لائن کے اس پار سے موصول ہونے والی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ افغانستان کے وزیر اعظم سردار داؤد کو اقتدار سے محروم کرنے میں امریکی سفیر نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ سردار داؤد خان سے وزارت عظمیٰ چھن جانے کے بعد افغانستان میں مقیم روسیوں میں خاص افراتفری پھیل گئی ہے۔

● کھٹمنڈو ۲۵ر مارچ۔ بھارتی اخبار اسٹیٹسمین کی اطلاع کے مطابق نیپال نے اپنے ہاں بھارتی کرنسی کے آزادانہ استعمال پر پابندی عائد دی ہے۔ نیپال کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھارتی کرنسی لے جانے پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی۔ بھارت کے سرکاری حلقوں کے مطابق اس وقت نیپال میں ۲۰ کروڑ روپے کی بھارتی کرنسی موجود ہے۔

● ڈھاکہ ۲۵ر مارچ۔ مشرقی پاکستان کے وزیر خوراک و زراعت قاضی عبد القادر نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں غذائی پیداوار میں اضافہ کے ہنگامی پروگرام کے تحت غذائی پیداوار میں ۳۳ فی صد سالانہ اضافہ کی توقع ہے۔

● دہلی ۲۵ر مارچ۔ بھارت کے وزیر تعلیم امور ہمایوں کبیر نے کل پارلیمنٹ میں کہا کہ بھارت اور پاکستان اس پر متفق ہو گئے ہیں کہ انڈیا آفس لائبریری پر برطانیہ کا کوئی دعویٰ تسلیم نہ کیا جائے۔

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

گولبازار اور غلہ منڈی میں رنگ برنگی قمقموں کی بہار قابل دید تھی۔ ابر آلود موسم اور سردی کے باوجود اہل ربوہ نے اس قومی تقریب کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا۔ ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے چراغاں کے نمونے سے اول آنے والی دکان کو مستحق انعام قرار دیا گیا۔

آتش فشاں پھٹنے سے ہلاک ہونیوالوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار تک پہنچ گئی

بالی کے جنوبی علاقوں کی خوبصورتی قصہ پارینہ بن گئی

بیساکی ۔ (بالی) ۲۵ر مارچ۔ انڈونیشیا کے خوبصورت ترین جزیرہ بالی میں آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ حکام نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ہلاک ہونیوالوں میں اکثر دم گھٹنے سے ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کے مکان دہکتی ہوئی آتش فشاں راکھ کے نیچے آکر دب گئے اور وہ اندر ہی دم گھٹ کر ہلاک ہو گئے بیساکی کا ننھا سا گاؤں جو بالی میں سیاحت کا خوبصورت ترین مرکز تھا مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اس میں نبی نوع انسان اور نباتات کا نشان نہیں ملتا اور جن بھوت اور چڑیلوں کا بسیرا معلوم ہوتا ہے۔ بیساکی کے چھ ہزار باشندوں میں سے بیشتر لقمۂ اجل بن گئے اور جو بچ رہے وہ ہسپتالوں میں اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں یہ قصبہ آتش فشاں "گونونگ اگونگ" کی جنوبی ترائی میں واقع ہے یہ آتش فشاں قریباً ایک صدی سے سرد پڑا تھا مگر گذشتہ فروری میں اس میں اچانک حرکت پیدا ہوئی اور اس کے گرد و پیش کا تمام علاقہ تباہی کی لپیٹ میں آگیا۔ ار مارچ کو تازہ تباہی میں بیساکی کے خوبصورت معبد اور سبزہ زار قصہ پارینہ بن گئے۔ گیارہ گھنٹے تک مسلسل آگ اور پتھروں کی بارش ہوتی رہی اور لوگ بھاگ کر اپنے دیہات سے بیس کلومیٹر نیچے ایک پناہ گزین کیمپ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ ان میں سے اکثر بھاگتے ہوئے افراد لاوے، پتھروں اور راکھ کا شکار ہو گئے۔ جو علاقہ اپنے سبزہ۔ سنہری مندروں، دھان کے ہرے بھرے کھیتوں اور گنگناتی ندیوں کے لئے مشہور تھا۔ وہ اب آتش فشاں پتھروں کے نیچے دب گیا ہے اور اس میں زندگی کے کوئی آثار نہیں ملتے۔ آتش فشاں کے ماہروں نے کہا ہے کہ متاثرہ علاقہ میں نئے سرے سے کاشت شروع کرنے کے لئے سالہا سال کا عرصہ درکار ہوگا۔ آتش فشاں سے ابھی تک لاوے کے بادل بلند ہو رہے ہیں اور سورج کی کرن تک دکھائی نہیں دیتی اور دن میں شام کا گمان ہوتا ہے بیساکی کے قریب ایک ہندو پنڈت روزانہ مندر میں دیوتاؤں سے رحم کی دعا کرتا ہے پہلے دن اس نے پھولوں اور زعفران کی ایک ٹوکری کا چڑھاوا چڑھا کر دیوتا سے بالی کے تیس لاکھ باشندوں پر رحم کرنے کی درخواست کی وہ دعا کر رہا تھا کہ خوفناک دھماکہ سے تمام علاقہ ہل گیا اور "قیامت" آگئی۔ بیساکی کے مشرق کی طرف سینکڑوں اور دیہات بھی اجڑ گئے ہیں۔ کئی اور مواضعات ابلتے ہوئے لاوا میں گھر گئے ہیں۔ اور حکام کے لئے لوگوں کو باہر نکالنا مشکل ہو گیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔